السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حافظ پانچ وقتی نماز کا پابند نہیں۔ صرف رمضان کے دنوں میں پابندی کرتا ہے۔ اس کے بعد اکثر اوقات بے نماز رہتا ہے۔ کیا رمضان میں اس کو امام التراویح مقرر کیا جا سکتا ہے؟ نیز وہ ہمیشہ انگریزی حجامت بنواتا ہے؟ ((سائل بنیکے از چک نمبر ۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازوں میں سستی کرنے والا اور انگریزی بال بنانے والا اس قابل نہیں ہے کہ اسے امامت نماز کے منصب پر مقرر کرنے کا اہل سمجھا جا سکے۔ کیونکہ امامت کا منصب جلیل اتنا مقدس اور اہم ہے کہ اسلامی شکل وصورت رکھنے والا متقی آدمی بھی جب قبلہ رخ تھوکنے کا ارتکاب کرے تو اسے امامت سے معزول کر دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ: "لَا يُصَلِّي لَكُمْ" فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "نَعَمْ"، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: "إِنَّكَ آذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔ (اخرجہ ابوداؤد وسکت علیہ والمنذری) عون المعبود: ص ۱۸۱ ج ۱، نیل الاوطار: ص ۱۸۶ ج ۳ باب ما جاء فی امامة الفاسق۔

'ایک شخص نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے قبلہ کی جانب تھوک دیا جب کہ نبی کریم ﷺ بھی دیکھ رہے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں یہ شخص دوبارہ نماز نہ پڑھائے، چنانچہ جب وہ امام دوبارہ جماعت کرانے پر تیار ہوا تو لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کرتے ہوئے اسے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے تمہیں امامت سے معزول کر دیا ہے۔ جب اس نے آنحضرت ﷺ سے رابطہ قائم کیا تو آپ ﷺ نے ہاں میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہا کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دی ہے۔''

(یہ حدیث ابن حبان میں بھی ہے۔ (عون المعبود) نیز دیکھیے زوائد ابن حبان (ص ۲۰۳

دوسری حدیث:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي لِلنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ، فَتَفَلَ فِي الْقِبْلَةِ وَهُوَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ، فَلَمَّا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ أَرْسَلَ إِلَى آخَرَ، فَأَشْفَقَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولُ (أَنَزَلَ فِيَّ؟، قَالَ: «لَا، وَلَكِنَّكَ تَفَلْتَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَأَنْتَ تَؤُمُّ النَّاسَ، فَآذَيْتَ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد جید (عون) المعبود ج ۱ ص ۱۸۱

ظہر کی نماز پڑھانے کے لئے آنحضرت ﷺ نے ایک آدمی مقرر فرمایا تو اس نے نماز پڑھاتے ہوئے قبلہ کی طرف تھوک دیا۔ اس پر نبی ﷺ نے اس کے اس فعل کی وجہ سے عصر کی نماز کے لئے دوسرے آدمی کو مقرر کر دیا۔'' ''جب اس شخص نے آپ ﷺ سے وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے نماز کے دوران قبلہ رو تھوک کر اللہ اور ملائکہ کو تکلیف دی ہے

جب کہ متقی پرہیزگار شخص کو ادنیٰ سی سستی (قبلہ رخ تھوکنا) کی وجہ سے امامت سے معزول اور الگ کیا جا سکتا ہے تو پھر ایسا حافظ قرآن جو صرف رمضان میں پابند صلوٰة ہو اور مزید برآن انگریزی بال رکھتا ہو وہ امامت کا اہل کیسے ہو سکتا ہے۔ حق امامت صرف افضل اور بہتر شخص کو ہی پہنچتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

(أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ، وَكَانَ، بَدْرِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ، فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ، فَإِنَّهُمْ وُفُودُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ۔ (اخرجہ الحاکم فی ترجمة مرثد الغنوی (نیل الأوطار: ص ۱۸۶ ج ۳

'اگر تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہاری نمازیں قبول کر لی جائیں تو پھر ضروری ہے کہ تمہارے امام سب سے بہتر اور پسندیدہ لوگ ہوں، کیونکہ امام تمہارے اور اللہ کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔''

نیز حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے:

(قال قال رسول اللہ ﷺ اِجعلوا ائمتکم خِيَارَكُمْ فَاِنَّهُمْ وفدکم فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ۔ (رواہ الدارقطنی وفی اسنادہ سلام بن سلیمان وھو ضعیف، کذا فی النیل: ص ۱۸۴ ج ۳

نیز نیل الاوطار میں ہے کہ اختلاف اشراط عدالت میں ہے، نفس صحت نماز میں نہیں۔

(لأنَّ كُلَّ مَن صحّت صلوته لنفسه صحت لغیرہ (ص ۱۸۰ ج ۳

بہرحال نمازوں کی پابندی نہ کرنے والا اور انگریزی بالوں والا حافظ قرآن چونکہ خود نماز کا چور اور نافرمان رسول ﷺ ہے لہٰذا ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہیے۔ گو غیر اختیاری حالات میں یا اتفاقاً کبھی موقع پیش آ جائے تو نماز اس

کے پیچھے ہو جائے گی، تاہم اس سے بہتر شخص کی اقتدار میسر ہو تو اولیٰ وہی ہو گی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص492

محدث فتویٰ